موسوم بہ ابرِ دُرفشاں مثنوی سحر بیان تصنیف منشی خواجہ ابر العلما صاحب

متخلص بہ جوہر شاگرد رشید خواجہ وزیر صاحب لکھنوی

باہتمام شیخ محمد جان مہتمم

حسب فرمایش مصنف ممدوح در منڈی لعل محل متصل پل

قصاب در مطبع پنڈت جوگل کشور بقالب طبع در آمد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

واہ کیا شان کبریائی ہی — کیا بہار طرب دکھائی ہی

کیا دی ہین مزی جوانی کی — دل کھُلی ہین یہہ کامرانی کی

کیا یہہ لطف شباب ہے واللہ — مست دل ہی شراب ہے واللہ

عیش کیا کیا لکھی نصیبون مین — جشن جم جم رہی حبیبون مین

لطف جو ہر گھڑی اوٹھاتے ہین — عشرتین ہم گھڑی اوٹھاتی ہین

جوہر عشق کا ظہور کیا — اس تجلی کا دل کو طور کیا

حسن کو شان دلبری کیا دی — قدرت صنع پاک دکھلا دی

عشق کو حسن کا کیا مشتاق — حسن کو اوسکا کر دیا مشتاق

دل مین پیدا کیا ہی چاہ کو — کیا دلال حسن الفت کو

ربط الفت کو خط ہی جی کا کیا — واسطہ لطف زندگی کا کیا

ایک کی دلمین چاہ ایک کی دی — دلکو دل سے ہی راہ ایک سی دی

چاند کی گرد اوسنے ہالہ کیا ہالے مین چاند کو حوالہ کیا
دل بلبل کو دردناک کیا جامۂ گل کو چاک چاک کیا
شمع کو اوسنے کر دیا جانسوز او سے پروانے کو کیا جانسوز
دیکھو سودائے بی تکلف کو سر بازار لایا یوسف کو
جن دلون شوق جذبہ لاتا ہی پر معشوق اوڑ کے آتا ہی

اغاز افسانہ

تذکرہ اب ہی اپنی عشرت کا جوش سرگرمی محبت کا
کہ میرے ایک دوست کی تہی برات دو بڑی دہوم کی سجے تہی برات
تہی بہیر اڈٹہا لئے ہمراہ بین سجے تہا اوس برات کے ہمراہ
پہر دولہن کی برات جب ہو چکی نوبت محفل طرب ہو چکی
کچھہ عجب شغل ناچ رنگ کا تہا ٹہاٹہہ سارا طلا کی ڈہنگ کا تہا
پہلے دولہا کی گہر سے تہے محفل پہر دولہن کی دو گہر سجے محفل
کچھہ عجب اوس مکان کا انداز روشنی فرش سب نیا انداز
کچھہ چمن اوس مکان کی آگی حوض اک سائبان کی آگی
عرض اوس جا پر سب کا تہا انبوہ اک قرینی سے سارا تہا انبوہ
ہر طرف اک چہل پہل و دہوم کہین شادی مین کم ہوئی جو ہجوم

بہا جمع یاران ہمدم و ہمجا وہ — مجمع وہ جوانان عالیجاہ
سب کی سب شوخ طبع و دانشمند — کچھ عجب شوخ طبع و دانشمند
ایک سے ایک تھا طبیعت دار — خوش مزاج اک بلا طبیعت دار
بے تکلف ہر ایک آپس میں — پر تلطف ہر ایک آپس میں
اپنی ٹکڑی علاحدہ سب سے — اپنی صحبت جدا جدا سب سے
کیا کہوں کیسی منتظم صحبت — نہیں دیکھی ہے ایسے کم صحبت
کچھ سجی کیسے رنگ کی محفل — اتفاقی تھی بن پڑے محفل
آگی مسند کی ناچ ہوتا تھا — رنڈیوں کا غضب جھمکڑا تھا
پھر لونکا اسکو جمگھتا کہیے — تھی سلیمان کی بزم کیا کہیے
تھی بائیں کو تھا وہ جلسا سب — جشن جمشید کا تھا نقشا سب
گانی کا کچھ بندھا ہوا وہ سماں — اسکا کیا لطف سحر کا کیا وہ سماں
لطف دیتا تھا کیا ملا ہوا ساز — ہی بجا کہی دلنواز تھا ساز
تھا یہ کیا بندھا تھا گانی کا — وجد کا حال تھا زمانی کا
تھا گلی پر چھری کا چل جانا — کا کی تتلانی میں مچل جانا
وہیں تھی اوس دم کچھ ایسے گانی کے — لی بند ہی سبکو تھی ترانی کے
تھی جو سازندی لی کے حسبا — ایک سے ہو گیا تھا باہم ساز

ناچ کا رنگ کیا ہو بالا تہا ۔ تال کی ساتہہ مل کا نالا تہا
کبہی غمزی سی کبہہ اشاری سی تہی ۔ اپنی انداز قتل ساری تہی
پہر پر انچل کبہی اولٹ دینا ۔ ہسکی کہونگہٹ کبہی پلٹ دینا
بات گوی ادا سے کر جانا ۔ بہانولی کر کے کہہ ٹہر جانا
ساتہہ ٹہسکی کی دم نکلتا تہا ۔ راگ ہر تال سم نکلتا تہا
یہ یقین تہا کہ بر محل آئے ۔ راگنی پردی سے نکل آئے
گونجتی کیسے پاٹ دار آواز ۔ سحر کا کر رہی تہی کار آواز
لطف اوس دم یہ غزلیں دیتی تہین ۔ جان سینے سی کہینچی لیتی تہین

غزل اوّل

مست بوی بہار وحدت ہون ۔ بلبل گلشن حقیقت ہون
مست و مدہوش جام الفت ہون ۔ سرخوش بادہ محبت ہون
جلتے ہیں کیا رقیب حسرت سے ۔ اوس پری سے جو گرم صحبت ہون
رکہی ہونٹون پہ ہونٹہہ قتل کرو ۔ طالب شربت شہادت ہون
ہو گیا خشک خون ای گل تر ۔ زرد برگ خزان کی صورت ہون
سامنی منہہ کرو ادہر دیکہو ۔ منتظر آئینہ کے صورت ہون
نور کی صورتیں بنائے ہیں ۔ میں تو قربان دست قدرت ہون

ناز دیکھو چل کی کہتی ہین
سچ بتا [illegible]ے کی صورت ہون

ہوش وو نازک مزاج دیوانہ
بستۂ دام موج نکہت ہون

زہر میٹھا ہی وو لب شیرین
کیون نہ مین کشتۂ حلاوت ہون

کہنچی بہزاد کیا مسر القا
غم کی تصویر الم کی صورت ہون

پیار سے کہتی ہین گلی سے لگو
پہر نہ کہنا کہ بے مروت ہون

دل روشن سے ہے عاشق گیسو
گوہر شب چراغ الفت ہون

گہر رہا ہون مین زلف یار سی آج
وو بلا ہے تو مین سے آفت ہون

ہین ستارون سے داغ سینہ وا
اب تو مین آسمان کا ہمسان ہون

ہی عیان صاف دل کی کیفیت
شیشی کی طرح پاک طینت ہون

کب تک اینکی وو نہ مدفن پر
منتظر مین ہے تا قیامت ہون

جان دیتی ہین مجھ پہ ہی پریان
مین سلیمان عہد و دولت ہون

گرون عصیان رحم ہو غفار
ایسا دو نون کہ غرق رحمت ہون

اتنی سمین بر دن پہ کہان مین کل
کیسۂ نقد داغ الفت ہون

شمع کو بہی ہی لو اوسی کی لگے
جسکا پروانہ محبت ہون

ہین برہمن تمہارے دست نگر
ای بتو بندہ کرامت ہون

مسی آلودہ لب سی کہدی زبان
ماہی چشمہ سار ظلمت ہون

لب دو میٹھا ہی کیا مجھ [illegible] کا ۔ لی بوسہ جو صرف رقیب ہوں

رندر ندوں میں زاہدوں میں فقیہہ ۔ سنکا میں آشنا ہی ملت ہوں

آئیں کھینچ و تیغ ناز اگر ۔ جو ہر آمادہ ہلاکت ہوں

غزل دوم

رخ کو جب اوسنے بی نقاب کیا ۔ مہر کو دیدۂ پر آب کیا

لعبہ تھا دل مرا خراب کیا ۔ آپنی کیا ظہر اصواب کیا

نکل آیا تڑپ کی پہلو سے ۔ اسقدر دل نے اضطراب کیا

ہے او کی بیاض گردن سے ۔ مطلع زلف انتخاب کیا

پھر گیا گردش نصیب سی یار ۔ ای فلک کیا یہ انقلاب کیا

بنکی آسمان سے نکلے ۔ آنسوؤں نے یہ جوش آب کیا

سرم خالق سی جاتی گریا ۔ لب اگر ہندی سے حجاب کیا

اسقدر رکھ مڈیاں ہمنے ۔ لہ ہما جسکو کباب کیا

لب شیریں یار کے صدقے ۔ مجھکو خسرو خطاب کیا

گل عارض کا ڈال کر بیرتو ۔ اب آئینہ کو گلاب کیا

مثل شانہ اوجھکی گیسو سے ۔ دل نے کیا کیا نہ پیچ و تاب کیا

لطف میں کس طرح سے نا ہمہ آ کے ۔ ہوس میں ہی دل کباب کیا

آئینہ تو دکہا کی عارض صاف | جوہر اس بیت کی آب آب گیا

غزل فارسی

بی لبت خون بدل سبو دارد | شیشہ ہم گریہ در گلو دارد
عیسیا یاد رشتۂ مریم | چاک دل حاجت رفو دارد
شد نگر شتکبار زلف کسی | دہن زخم سینہ بو دارد
حرف قند از لب تو قالبی ست | زیر لب پستہ گفتگو دارد
گر نشوید غبار خاطر یار | گریہ باز این چہ شست شو دارد
درد دل ریش کی شود پنہان | عشق مانند مشک بو دارد
نظرے کن بعین دیدہ ورے | اشک خون گوہر ابرو دارد
تا نند خلد آرزو ہمہ عمر | وطن آنکس کہ لکہنو دارد
محو دیدار وہی صافی او ست | چو ہما آرزو بر و دارد

رہا جانا غرض یہ ساری رات | کسقدر واہ ہے یہ بیداری
صبح ہونی کی جب قریب آئے | بہاگ جانی کی شب قدم آئے
لگی چلنے نسیم عنبر بیز | خواب شیرین کی حق میں شکر ریز
ایک لحظہ جو ہی لگی نہ پلک | ایک پل ہی تہی ہند کی نہ پلک
نیند کا جہونکا مجہکو آنی لگا | مجہی خواب سحر ستانی لگا

بھری انکھون مین ائی بیتابی کی نیند
ہائی کس لطف لاجواب کی نیند

بھرا نشہ سا اپنی انکھون مین
چھائی سستی سی ساری انکھون مین

ماہتابی پہ صحن ایوان مین
تھی مسہری لگی گلستان مین

شامیانہ کھچا ہوا اوسپر
ایک عالم تھا نور کا اوسپر

ایک جانب تو ماہ پیاری تھی
ماہتابی پہ کچھ ستاری تھی

صاحب خانہ سے حجاب نہ تھا
بی تکلف جو تھی حجاب نہ تھا

جاکے چھپلی پہ مسہری مین
سو گیا بیخبر مسہری مین

کیا نشہ خواب تھا جوانی کا
نشہ تھا کیف کا مزا انکا

مست آرام تھا سو پا بیہوش
نیند کی غفلتی سی مین تھا بیہوش

ایک دولائی یون مین موتی تھی
پاؤن سے تا جبین مین اوڑھی تھی

ادمی ایک پنکھا جھلتا تھا
پاؤن کی ایڑی ایک ملتا تھا

اسمین ایک ماہ پارہ صورت حور
سر سے پاتک تمام غیرت حور

چہرہ کیا سارا زیبندا سرخ سفید
کیا کھلا رنگ گورا سرخ سفید

قد و بوٹا سا جیب قیامت کے
وہ چھلاوا سے شوخی آفت کے

سادگی کچھ بناو کا انداز
وضع بانکی نہ تھا نیا انداز

ٹی اشرافون مین کی بگڑی ہوئی
مزہ داری ہی تی دل مین ائی ہوئی

نکل آئی تھی اپنی ماں کی ساتھ — وہ بھی ٹھہری رہے جوان کی ساتھ
طائفہ چھپ گئے یہ کیا تھا نیا — فعل پیدا اوسکی گہر ہوا تھا نیا
ایک تھا سب طرح سی اچھی تھی — یہی حقیقت کہ وہ اچھوتی ہے
دھوم سی سب کی گئی بہی نہ تھی — رسم سر ڈھکنی کی ہوئی بھی تھی
کم سنی جہری سی ہویدا ہے — اچپلاہٹ جھجک سی پیدا ہے
تھی پوشاک کا عجب عالم — حسن و انداز کا غضب عالم
زر و زیور لدا ہوا تن پر — جنبوں کی بنت تھی دامن پر
سرخ کرتی سی سج بنائی ہوئے — نخل قد پر بہار آئی ہوئی
ایک انگرکھا بھی کلاج کا اوپر — کہ مصالح بھی بہار سی تھا اوپر
ساری پوشاک تھی مہکتی ہوئے — غنچہ ساں ہر کلی مہکتی ہوئے
گیسواں موتی جلا دامن میں — اشک عاشق تھی گویا دامن میں
کامدانیکا اک دوپٹا نفیس — کارچوبی دو پاجامہ نفیس
جسم میں سب دولہن کی تھی بو باس — نخل قد میں چمن کی تھی بو باس
منہ کو آنچل میں کچھ چھپائے ہوئے — ناز و انداز سے لجائی ہوئی
گیا جوبن بہتا دوپٹا تھا — قد و شمشاد سا اکڑتا تھا
رخ پہ بل کہا کی زلف کیا اسکے — باغ پر جہوم کر گہٹا اسکے

بال بکھری ہین رو کی جانا پر ؛ سایہ پریو لکا ہی سلیمان ؛
لب اجی کیلو سے معنبر ہے ؛ وہ سحاب سر پیمبر ہے ؛
افت جان وہ جعد پر خم ہے ؛ سب اشورہ محرم ہے ؛
پیچ موزون وہ کیا ہے چوٹی کا ؛ خوب مضمون بندہا ہی چوٹی کا ؛
سرخ موباف جعد شبگون تہا ؛ دل عاشق مرو و شبخون تہا
بیٹہی کالی ہے کی کیا موباف ؛ کیچل وسی مار زلف کا موباف
گوری رخساری اوسکے ورروشن ؛ قمقمے نور کی تہی وہ روشن ؛
جلوہ کہ رخ کا خانۂ دل ہے ؛ برج مہراب یہ عشق منزل ہے
وہ دہن حد سی ہی فزون تعریف ؛ منہ نہین ہین جو کر سکون تعریف
لیفدان دہن ہی عنقا ہے ؛ لب ہی یاقوتی اوسکی دہیا ہے
ہی کلابی کہ غنچہ ہی گل کا ؛ ہی دہن گویا شیشہ مل کا ؛
شاہد گل مین یہ صفات نہین ؛ دہن غنچہ مین یہ بات نہین
باتین وہ چہوٹی دہن ہر بار ؛ کچہہ شرارت کی ہی چلین ہر بار
لب پہ ہر دم ہے کا جوبن ہے ؛ ورد عیسی دعا کی صورت ہی
سینہ ہین گویا سے کی جوبن سے ؛ تہا مسیحا کو عشق جنبش سے
پتلی پتلی کمر غضب کی لچک ؛ ہا ہی کیا لوچ جیسے ڈاب کی لچک

کیا کلائی وہ سارا پنجہ غضب
وہ انگلیاں نشتر سے آفت کی
انگلیوں سے یہ حسن پیدا ہے
کیا حنا سے وہ انگلیاں ہیں لال
خوشے مہندی کی ہاتہوں کی کیلو
خط دست اور وہ انگلیاں ہیں لال
شانی وہ اور وہ صنعت بازو
ہاتہہ ہو جیا وہ دست و بازو مہر
ترک چشم ابروی مہذب ہین
خون وہ ترک کیون نہ کر رکہی
چشم قاتل نہین ہلاکو ہے
مردمک وہ ہیرا اور سے علیے
کیا حیا سے سر نگون نگاہ مین ہے
واہ اس نور کی بہی تصویر
سر سے پاتک وہ ماہ پیکر حسن
ہاتہہ مین توڑا اور دل لبہانی کا

وہ ہتیلی وہ پیارا پنجہ غضب
کولین نرم مخمل صنعت سے
ہاتہہ مین کلیوں کا وہ گجہای
بحر خوبی کی مچھلیان ہین لال
خانۂ دل من سی رہی شاید
دام رنگین مین مچھلیان ہین لال
حسن اوصاف قوت بازو
جوڑا اعضا وہ زلف و ابرو قہر
گویا ترک فلک ہی عقرب مین
تیغ ابرو ہی وہ دوش پر رکہی
سر پہ چتر سیاہ ابرو ہے
حبشی وہ ہیرا دسے علیے
لیلی اک خیمۂ سیاہ مین ہے
کیا کہون کیسی چاند سے تصویر
ملیا زیور کا خط سا گرد حسن
پانچ مین رنگ وہ حنائی کا

یونہی غنچہ تہا مرغ کلشن کا
کیسا نازک دو کول سا ابدن
تہا نقش اون لبون کی مہر پر
بل بی ابرو کہ نیچا سی کہی
دیکہی ابرو تو سر جہکا ئی ہلال
دل جو ابرو کی کج مرغم سی ہی
طاق مسجد دل وسی ہارا
بینی ابرو مین واہ کیا ہی علم
بینی ابرو کی آگی پیدا ہی
بینی ابرو مین طرفہ اک سی ہی
لب و رخسار کی تہی ہی شبیہ
زیر بینی وہ لب جو گویا ہی
لعل لب ہر یمن مین ہیجان ہی
عرق آلودہ رخ کا تل کیا ہی
رخ پہ شاہد یہ تل کا آنا ہی
الیہ بہزاد سی کہی تصویر

گلا صندوقچہ تہا ارگن کا
پہول سا رنگ پیارا پیارا بدن
مینا یاقوت کی سے تختی پر
طاق دل کی شہید کا کہی
لبی وہ وسطون مین دعا کی ہلال
وہ ہلال مہ محرم سی ہی
دست فرہاد ہر منارا ہی
اپنی درگاہ مین جہڑا ہی علم
سامنی کعبی کی کلسی ہی
طاق مسجد مین شیشہ سی ہی
آئینہ مین شہید کی ہی شبیہ
دریہ گرجا کی وہ مسیحا ہی
معدن اب مدفن شہیدان ہی
ہند وسرج کو پانی دیتا ہی
خرمن مہ مین کالا دانا ہی
کلک مانی کی گر دیتی تصویر

اب کہا وصف اُس پان کا ہی خوب تر
پان مقام پرے کو کیا کرے
پریون سے فرق نور و نار کا ہے
نار و انداز مین ہین کیا کیا فرق
کیا کف پائی لطف پایا ہے
کان زیور سے کان زر ہین وو
کان زیور سے پر نہین اجی ہین
بجلے سے کان پر گرے بجلے
بتی کانون مین نخل طور کی ہین
کیسی ایک ایک پر کہر پا سے لے
اون پہ ہر رنگ کا جو بنا تہا
صاف گرداب زر وو بالی تہی
جو ہی دیتی جو دیکہا جائے
پہونچیان وہ جڑاؤ بنا کار
مرہم ہاتہ اور وہ کرے بہات
ہو سر دست وصف زیور کیا

شمع احرام اوس کا جوبن
روضۂ صحیفہ باغ کا ہے کہہ نے
حورون کو رشک اوس کا کا
اسمان و زمین کا دیکہا فرق
کہ جراحت کا دل کی پہا ہے
صدف گوش پر گہر ہین وو
کشتیان وو جواہرات کی ہین
کب ہی اس زرق برق کی بجلے
ساز و برگ طرب وو نوکی زر
اب کو ہر کی وو ہنسو رہا لے
فلک نیر تاب چرخ بلیا تہا
ماہ رخسار کی وو بالی تہی
واقعی ان کی کہیں جائے
چاندنی کی نگینی جمال کار
کیون نہ افشان جی پر چھانت
پاؤن کی وہ جہڑی ہی گہر گیا

چھپا بہت غضب وو چہا گل سے
تہی صلہ الجھہ مجہہ پہ وو چہا گل

جیسے زیور گلی کا دیکہا ہے
تہب سی دم وو دیکہ کن اپنا ہے

سچی نگ جو تو ن دیکہای حلق
جان کئی پہر ہو سہری کہای خلق

عمر بے علے بند دستے تہے جانا نکے
سر یہ کہیلے شہیدان سا لگے

ساز وہ سر کی سسے دیکہے ہین
جانانہ سر ج بہی سر کی صدا ہے

سر کا تعویز قفل دل کا تہا
جان جس مین ہے وو جہکا تہا

جہلے بالو نین کچہ کرامت ہے
ماہی چشمہ سار ظلمت سے

سر سی پاتک طلائی زیور تہا
بخدا او وہ صنم بہت زر تہا

حسن جہکا تہا اور گہنی سے
دونا عالم تہا گہنا پہنی سے

عارسی زر کی دست گلگون مین
گل خورشید سر و موزون مین

جہلے پوروں مین کتنی پیاری ہین
جیسی گل چرخ ستاری ہین

دیکہین جو بشن وو گر صغیر و کبیر
حرز جان سمجہے ہر صغیر و کبیر

ہاتہ وو کیا پیاری تہی حمایل مین
گویا سیپاری تہی حمایل مین

تن جو گل رنگ پی مایل تہا
گہنا سونی کا سب زر گل تہا

ناک مین کیل کس جفائی سے تہے
زیب فر وزی کی بلا کی ہے

قہر ہا تہو نکن جوڑ سیا وہ
بانکا انداز جوڑ یو لکا وہ

مار ڈالا تہا چشم جادو نے
تہین دل وجان سے اوسکا مایل تہا
کچہہ وہ اوس پہ بہی فریفتہ تہا
دونون شیدا ہوی تہی ایک ایک پر
اوس سحری مین سوتی جو پایا
پائی موقع وہ میری پاس آئی
نازسی پہلی کچہہ کہا ہنسکر
پوچہا مشہور مین ہے جو ہر
عشق بازون مین نام انہی کا ہے
شوخیون سے غرض جگا ہی دیا
کہا اوٹہو ہم آپ آئی ہین
جاگو سوتی ہین کب سے ہشیار
جاگتی ہین کہ ہی شتاب کی نیند
قسمت اب جاگنا دکہائی کے
ہاتہ آئی ہی دولت بیدار
ای ہی مانگی کو پہیاری مراد

گلا ریتا ہی تیغ ابرو سے
کچہہ اوسکا ہی اک یا دل تہا
ایک کا ایک دل سے شیفتہ تہا
شیفتہ ہو گئی تہی ایک پر ایک
وقت سونیکا اوسنے دو پایا
کچہہ تہلی تہلی پاس آئی
لائی پہر طرفہ چپ چلا ہنسکر
ہی کہلاتی ہین اسے جو ہر
ہر زبان پر کلام انہی کا ہے
دونون ہاتہونسی گدگدا ہی دیا
دن یہ اللہ نے دکہائی ہین
خواب غفلت سے ہوو ہشیار
پہر یہ سوتا ہی کس حساب کی نیند
خواب مین بہی نہ نیند آئی کی
نعمت پائی ہی دولت بیدار
کیا بر آئی ہی واہ ستارہ کی مراد

خوش ہو تمکو پیار کرتی ہین ۔ اسقدر ہم بار بار کرتی ہین

چاہتی ہین کہ تجھسے صحبت ہو ۔ الٹے سمجھے ہم ہین الفت ہو

دیکھا تجھمہ ایکا عجب انداز ۔ دل لگانے کا عجب انداز

آدمی ہو کہ پتلی جادو کے ۔ کر گئی سحر اشارے ابرو کے

تجھہ خوش امتیاز یان ہین عجب ۔ آئی کھیلے باز یان ہین عجب

آپ یوسف ہین مین زلیخا ہون ۔ تو سنو اور مین ہی شیدا ہون

مین اچانک غرض جو جاگ اٹھا ۔ تخت خوابیدہ اب تو جاگ اوٹھا

آئی ہاتھہ آئی سونے کی چڑیا ۔ چاک کر پائی سونے کی چڑیا

دیکھا ایسا وو گوہر نایاب ۔ اس طرح لگا وہ گوہر نایاب

دل ہوا یہ شگفتہ سینے مین ۔ تہ تہ ہو لا سما یا سینے مین

لی جو انگڑائی بند ٹوٹ گئے ۔ پھر دی آنکھونکی آگی چھوٹ گئے

تکیہ بغلی ہٹا کی اوٹھہ بیٹھا ۔ حور پہلو مین پائی اوٹھہ بیٹھا

پانی منگوا کے مین منہ دھویا ۔ ہوش مین آکے مین منہ دھویا

ساتھہ لائی تھی وو مکان سے پان ۔ پان لیکر وہ خاصدان سے پان

پھر سہرے کا پردہ چھوڑ دیا ۔ تیر عشرت ہدف پہ چھوڑ دیا

دیکھی بغلونمین ہاتھہ کھینچ لیا ۔ اپنی پہلو مین اوسکو کھینچ لیا

ہونٹھ یہ چوسنے کا عادی ہے
مجکو گھبرا دیا ہے علے کی قسم
ایسے صدمے ہونے لگے گر خبر ہوتے
کر یہ ہوتی ہیں سب یہ ایذائیں
ہو مرا ایسی دل کی چاہت کا
جان کو خود دیتی وبال کیا
جی و ڈھلکانا تلملا جانا
تھام لینا کبھی کلیجی کو نہ
پھیکا ہو جانا تن بدن ہائے کر
ٹیھے نگانہ کبھی دینا نہ
بند کرنا کبھی مرے انکھیں
منہ سر و لیسا لی پن سی ڈھانپنا کا
کبھی غمزے سے گدگدا دینا
باتیں کتنا کیا بنانا غمزے سے
پھول جانا وہ سانس جھر کتنا
ڈر گئی جب لہو نظر آیا

مت تے تک ہونٹھوں کی چڑھا دی
لینکے دیتی ہیں . نبی کی قسم
کیوں مصیبت یہ جان پر ہوتی
سہیاں ہیں یہ کیونکر ایذائیں
ڈولی ایسا مزا ہی آفت کا
مار ڈالا مجھی حلال کیا
ہاتھوں پاؤں کا سنسنا جانا
ڈھیلا کر دینا سارے پٹھے بدن
پھول جانا وہ بانکپن ہنک کر
جسم اپنا نہ سے ٹہنے دینا
نیچی کر کرنا اپنی ہی آنکھیں نہ
نسدی سے وہ لیٹ کی کا بنا کا
کچھ جھجک جانا کچھ ہٹا دینا
ناز و انداز نخرے سے ٹلے کے
سر میں ہونا دمک نزاکت سے
رنگ رخ اور روپ مرا آیا

جسم نازک کا جو تصور تھا ۔ دل میں مضمون نکا بحر تھا

دل میں آیا کر غزل موزوں ۔ لی یہ شعر بر محل موزوں

غزل

دیکھکر نور کا تمہارا پیٹ ۔ پیٹا ہی ہر اک ستارا پیٹ

ٹلیرن اہم نظر را پیٹ ۔ دیکھی کرتی کا ہر ستارا پیٹ

چھری کس لئے جان پر سے نکلے ۔ گستے گستے نہ تمہہ مارا پیٹ

پھری خالق نے وہ دریکتا ۔ نہ بنا ایسا پھر دوبارا پیٹ

ہنسی کرتی تو چاند سا چمکا ۔ گورا گورا وہ پیارا پیارا پیٹ

سینے سے ناف تک ہی چاند کی شکل ۔ واہ کس نور کا ہی سارا پیٹ

وصل میں کیوں ہٹاتی دیتی ہو ۔ پیٹ گیا ہی ناگوارا پیٹ

ہاتھ تم کیوں لگانے دیتی نہیں ۔ کوئی زریں ہی کیا تمہارا پیٹ

صاف اک حسن میں ہے پورا چاند ۔ سینے تک ہو سارا پیٹ

دیکھکر مثل آئینہ وہ شکم ۔ سہہ سکندر تو ٹیی دارا پیٹ

بے سبب یار مہر ناف نہیں ۔ حسن نے لیلیا اجارا پیٹ

دم نہ پھولے کہ پیٹ میں نہ سمائے ۔ دیکھی پھول سا تھا را پیٹ

سادی کرتی میں شعلہ فانوس ۔ اک نیا لاہی کا جرارا پیٹ

حسن سے کرتی کی جالی کی میں ۔ قتل کا آپ کرنے اٹھا را پیٹ

اوٹھ کی آیا وہ انسی محفل مین | غم و غصہ بھرا ہوا دل مین
رخصت اتنی مین وو برات ہوا | اپنی ہی صورت نجات ہوے
گھر کو آیا مین اپنی وحشتناک | دلین رسوائیو نسی دہشتناک
کہ نہ کہل جائی یہ کسی پر راز | رہی پوشیدہ یہ سراسر راز
ابھی تنہا نکلنی پائی نہین | کہین خود روئین آتی جاتی نہین
بس نہ پائین کہین عنبر تمام | ہون نہ چلین یہ جبین عنبر تمام
بھر الگ اک مکان ٹھرایا | مختصر گلستان ٹھرایا
کہ بلائینگی اس چمن مین اونہین | ہی بلائینگی اس چمن مین اونہین
بیٹھا اس سے بیاکلین کہ شب آیے | دہن یہی تہی کہ شام کب آیے
بات مین اشک آتی تہی بہکر | پوچھتا تھا ہر اک سے رہ رہکر
کیون جی کیون کتنا دن رہا ہوگا | کیا نہ اب ہوگی شام کیا ہوگا
آج سورج نہ ڈوبی کا کیا وجہ | لیکی ڈوبی کا جی میرا کیا وجہ
دن یہ آفت ہی شب جو اسکے نہین | کیا قیامت ہی شب جو اسکی نہین
کبھی گھبرا کی باہر آتا تھا | مضطرب گاہ گہر مین جاتا تھا
کبھی کہتا تہا جوش سودا مین غزل | پڑہون چل کر غزل یہ صحرا مین
ہون فگار اونکی تیر مژگان سے | تیر دہلواون آب پیکان سے

غیروں پہ چشم التفات رہی
اشک میری نہ پونچھی داماں سے

آنکھیں کرتی ہو یار میں تم تو
کیا تمکو نہیں ڈر انسی

شرم سے ان آنکھوں کا پھرا
دوڑ ہی آئی ہرن بیابانسے

چشم مخمور کی تصور میں تو
ہی ٹپکتی ہے چشم گریاں سے

سایہ تک ہی زمیں پہ بہار کے
ایسے بوجھل ہیں بار عصیاں سے

جبکہ سجدی کہ سر سے تو گئی
سر نہ اوٹھا جو بار عصیاں سے

یوں تو تڑپا کیے نہ جو ہم لو
کاٹی سر کو تیغ براں سے

یہی حالت ادہر تھی اونکی ہے
شکل یہ سبز تھی اونکے سے ہے

تیلی سے سر اگر اوٹھاتی تھیں
جیسکے جیسکے غزل یہ کاتی تھیں

غزل

قتل کر ڈالی تو عار نہیں
ہیں تاب انتظار نہیں

پاس و وسعت گلعذار نہیں
آج کیفیت بہار نہیں

اونکی جلوں کا اعتبار نہیں
برق کو ایکدم قرار نہیں

جوشش دل سی گرتی ہیں آنسو
اپنا رونی میں اختیار نہیں

لو اوس پر فوسکے فرقوں میں
ایک ساعت مجھی قرار نہیں

وعدہ جبو تھوں تو کر لیا ہوتا
کرتی ہو اہ بار بار نہیں

آی او دل بی تاب
کہیلے اب تجہی قرار نہیں

ہجر میں جان بلب ہوں جلد او
زندگی کا کچھ اعتبار نہیں

وصل جو ہمکو ہجر نصیب
سچ ہے قسمت پر اختیار نہیں

ہی گل گلشن خلیل اللہ
تیرا رستا شعلہ بار نہیں

ہوا بیکار انکو دہشت جنون
کہ گریبان میں ایک تار نہیں

شل انکے صاف دل میں ہم
دل میں اونکی طرح غبار نہیں

قتل جو ہر کوئی ہوں نہیں کرتے
پاس کیا ہیچ ادار نہیں

انکی میں تیر ایہر ا یا
وقت مغرب قریب تر ایا

ڈہل چلا دن تہکائی ائی حواس
پر کہاں جی کہاں سی تاب و حواس

کچھ اندہیرا جو چہایا انکہونمیں
شام کا عالم ایا انکہوں میں

ادمی سے کیا تقاضا جا
شام ہونی کو ائی دوڑا جا

انکو جلدی سوار کرلا نا
مرنہ اب رہنا جلد تر لانا

پہونچا القصہ ادمی جو وہاں
مجہسے مضطر زیادہ تہیں وہاں

ٹوٹا تہا بدن جو دل تہا ملول
چہرہ مرجہایا مضمحل تہا ملول

انسو انکہوں میں ڈبدبای ہوے
غم و اندوہ دل پہ چہاکے ہوے

سوچ دل میں کہ اہ بہول نجای
ادمی اونکا راہ بہول نجائی

وصل کی جو چاہ والی سے ہے
آدمی جب بہو چا ڈہوڑی میں
دیکھکر اسکو ساری سدہ ا
آدمی کی غرض سلام کیا
کہا محفل میں دیکھہ پایا سے ہے
ہوگی پہر ایک طور پر راضے
تہا او دہر بہی جو اشتیاق
سنکے آئی سدا او رخصت کی
چوڑا بہاری سا بہ لگرا کر
بن سنور کر ہوئی وہ طیارے
آدمی پہچا جب کہاروں کو
کہا دوڑو تمہیں خدا کی قسم
ہوگی خوش خوش غرض سوار رہوئی
خبر آئی سواری اول شب
سینہ عشرت سی شاد و شاد ہوا
آگئی جان جسم بیجان میں

پہکا ہجر کی ستانی سے
دل ہرا ہو گیا او واسی میں
لگنے چوٹی کی اپنی سدہ ا
آما جان اونکی سے کلام کیا
انکو جو ہر کی اب بلا یا سے
کہا جائیں یہ ہوں اگر راضے
دور بندی سی رہنا شان بہت
جب اوٹھی صاحب اور سلا
کہنا جلدی سی پہنا سب لا کر
آئی کی گہر ہوئی وہ طیار
وہ بلا لایا جب کہاروں کو
جلد چلیو تمہیں خدا کی قسم
حوریں اوس شان پر نثار ہوں
آگئی بہی سوار سے اول شب
دل مشتاق باطرا د ہوا
جیسے نا تی ہوں محل باران

[illegible] کی ہوگئے سامان
جم گیا خوب جشن کا نقشا
فرش تختون پہ بچھی تکئی دہرے
کچھہ چنگیرون مین پہول ہار سجے
خاصدان اور گلوریان مانگین
آیا صندوقچہ بہی عطر کا پاس
پوچہا اچہا رہا مزاج شریف
دوست یکرنگ کچھہ اکہٹے ہوئے
حاسدون کو ہوئی شکر رنجے
شور تہا میری کام شیرین کا
اوس مہ نو کی کیا زیارت سبہی
پاس تہا اونکی [illegible] نے کا
چاندنی رات کی بہار رہے
[illegible]سین دیکہ اونہین پلائی شراب
[illegible]رف مین بہر تو قلقلیان ہی گئین
[illegible]گلین ہمن ہمن کی آئی گریا گرم

ساری عشرت کی ہوگئی سامان
بزم عشرت کا ہوگیا نقشا
شمعین روشن کی لاکی تکئی دہرے
آگی گلدستہ بہار سجے
چکنے ڈلیان الاچیان مانگین
اوس پرو کو پہر سنبہالا پاس
بولی شکر آپکا مزاج شریف
دشمن اپنی دلون مین کہٹے ہوئے
کام شیرین کی دی شکرگی
نمک زخم خصم بدبین کا
گہر مین تو چند لون کی صورت تہے
کچھہ رہا شغل شعر خوانے کا
بزم یاران سازگار رہے
ڈال دی منہ سے کچھہ لگائی شراب
بہر کی مے سے صراحیان ہی لگین
سیخین جہٹ پٹ لگائین گرما گرم

آئینہ تو ہو ہر روز تہوڑا | کوئی سینہ ہو مقابل

ہی مشکل کی یار کی زنجیر | شوق تازہ ہوا سلاسل کا

آرزو وصل کی نہ بر آئے | رنگیا دل مین حوصلہ دل کا

درد دل ہو تو تمکو ہو معلوم | حال جانو کسی کے کیا دل کا

ہی کہیا وہ چراغ خانۂ حسن | اشک روغن ہی آنکہہ کی تلکا

حاسدو کسی نہ کیجی تقریر | خامشی ہی جواب جاہل کا

جان اوکی اوڑانی لی جوہر
کشتہ ہون تیغ ناز قاتل کا

اک پہر رات یہ بہار رہے | کہانی پینی کی بعد یار رہے

پہر ہوئی یار سر بسر رخصت | ہوگئی اپنی اپنی گہر رخصت

اوٹہہ کی اوسدم پلنگ پر آئی | دل کی مقصد تمام بر آئے

ہوئی تخلیہ مین وہ صحبت عیش | اوس سے تا صبح پہر تہی نوبت عیش

ذکر مین کب وہ لطف آتی ہین | دل ہی مین مزے اوٹہاتی ہین

چاندنی سی وہ نور کا عالم | اوس صنم پر وہ حور کا عالم

ٹہنڈی ٹہنڈی ہوا کی جہونکی وہ | گہنی پہولون کی ہی مہکتی وہ

کچہہ عجب عیش کا وہ عالم تہا | کیا غنیمت وہ ایک اک دم تہا

پی مہتابی کی چہیڑ چہاڑ ونسے ۔ شمعین لگتی تہین اوٹ جہاڑ ونسے
غنچے ہو لونکی مسکراتے تہے ۔ کہلی فرحت کی ماری جاتی تہی
یونہین خندی رہی بسر اوقات ۔ دن کو گذری علی ہذا اوقات
گہر دیا ہر تماشا اسنے ۔ گہر مین آئینہ سان رکہا اسنے
ایک کی شکل ایک دیکہتا تہا ۔ محو ہر صورت ایک ایک کا تہا
رات دن لطف زندگانی تہا ۔ ساز و سامان شادمانی تہا
شعرین غزلین سنا کی طاق کیا ۔ ساری باتون مین اوج طاق کیا
شبکو صحبت و صبح کو حمام ۔ گرم جوشی کا گرم و حمام
جاگتی شبکو دن کو سوتی تہی ۔ مشغلی طرفہ روز ہوتی تہے
کبہی دن کو گنجفا بازی ہے ۔ بوسی بدبدکی کہیلنا بازی
دلولی دیلن تہی اومنگین تہین ۔ شوق تازہ نئی ترنگین تہین
کبہی سیرین تہین گلستانونکی ۔ کبہی آرائشین مکانونکی
ٹہاٹہہ ہر روز بدلی جاتی تہے ۔ نئی سامان نئے آتی تہے
کبہی پہرتی سوار میلون مین ۔ کہین نوچندیون کی جلسونمین
وہ سکی جو چار کین آنکہین ۔ یہ قورقی تہا نکال لین آنکہین
کبہی چہپ چہپ بدگمان وہ ہوئین ۔ غصی سی گرم امتحان وہ ہوئین

تاک مین دم ہی لگتی مدت سے | باز آئی نہین اونکی الفت سے
ایک ماذو پہر حرام زادی مین | ہو نہو مفسدی یہ اونکی مین
پہر تو جہگڑا ہی دو خراب اونکا | حشر کو ہی نہو حساب اونکا
جب بلائی ہون راد کرتی مین | دینا لینا شمار کرتی مین
اتنی مہلت نہین یہان آئین | اینی اکدم تو طلبیان آئین
کوئی ایسا محاسبہ نکرے | بندی مر جائے خدا نکرے
فیض تجہسے گر ایسے نہی ہوگے | کیونکر ایک آگ کی رنڈ ہوگی
کہدو اوسے کہ دیکہلین کوئی اور | آشنا اپنی اب کرین کوئی اور
دل کہین اور جب لگا لین وہ | اب کسے اور کا لین وہ
عقد اونکا نہین نکاح نہین | سچ نہ چہوڑون گی اب مزاح نہین
ایک پر ایک تہا جو پروانہ | تہا ہر اک ہو رہا جو پروانہ
سنکے یہ دونون بیقرار ہوئی | صورت شمع زار زار ہوئی
ہای شام فراق کیا آئے | سر پر آفت ہوئی بلا آئے
نہ کہا ئی بری گہڑی خالق | یون لہ لائی بری گہڑی خالق
منہ کو غم سے کلیجہ آنے لگے | سینے شق ہوئی دہر تہرانے لگے
غم و حسرت کلیجہ ماتا تہا | نہ سنبہالی جگر سنبہلتا تہا

ول دیں کرکی تلملانی لگا — دم پہ گھبرایا او لٹا الی سکا
سینے میں شعلہ اک بھڑکتا تھا — دل تھا پھکتا جیسے دھڑکتا سا
جان گھٹ کر نکلنے تن سی لگی — آتش سوزِ غم بدن سے لگی
اپنی دونوں سمت جانوں پر — بنگئے دونوں سمت جانوں پہر
کو آمادہ زہر کہانی کو — چاہ میں کوئی ڈوب جانی کو
یاس میں تہی زبان پر یہ غزل — حسب حال اپنی تہی مگر یہ غزل

غزل فارسی

صاف عشرت بجا مہا کردند — درد دردی بکام ما کردند
از من آن دوست را جدا کردند — دشمنان بین چہا چہا کردند
آه ازین ظالمان که جور و ستم — بر من خسته جان روا کردند
رنجه کردند یار را از من — حاسدان طرفه افترا کردند
هستم از جمله خلق بیگانه — تا بجوی تو آشنا کردند
نشنید آه حرف من آن شوخ — دیگران عرض مدعا کردند
نرسیدیم تا سر کویش — طالع ما چه نارسا کردند
الغرض نامہ تا وآن پری رحم — بارها هر دم التجا کردند
از پی آه این [illegible] — لیترا ازین [illegible]

اور بھی جانی تھی ہمان یہ غزل ۔ اٹلوا سدم تھی ہر زبان یہ غزل

غزل

جب ہوئی صبح منہ ترا دیکھا ۔ نہ کبھی ہمنے آئینا دیکھا

تجھی ایسا حسن کیا دیکھا ۔ بخدا سایۂ خدا دیکھا

اب آپ کیا سوچی دل لگا دیکھا ۔ چار دن کا تماشا دیکھا

بس یہی کہتی تھی کرینگے وفا ۔ واہ کیا خوب کی وفا دیکھا

مسکرا کر ثبات گل سے تمنے ۔ کبھی غنچہ نہ یہہ کھلا دیکھا

مجھہ تک آئی بط شراب اوڑکر ۔ جذبۂ دل کو سا کیا دیکھا

لعل لب کی تیری سے باتیں ۔ لال سا لعل بولتا دیکھا

ہوگئی صبح آئی ہی شب وصل ۔ لطف ہمنے نہ وصل کا دیکھا

خاک کو میری کر دیا برباد ۔ چل ہوا ہوتے صبا دیکھا

گل ہوا کھل کی غنچۂ دل زار ۔ جسکو بوٹا سا قد تیرا دیکھا

وہی ہوتا ہی جو خدا چاہی ۔ بارہا ہمنے آزما دیکھا

شعلہ رو کوئی کون بہڑکاتا ۔ ہائی افروختہ سدا دیکھا

جان پر اپنی آئی جو ہر

آخر اب عشق کا مزا دیکھا

ہوا آخر لو اپنا حال تباہ
اونکی آغوش کی جو تھی حسرت
گور تھا اپنا خانۂ تاریک
جانکو اپنی سوگ تھا دلکا
خوش کسیکو جو دیکھیا تی تھے
جابجا سنکے نغمی کا آہنگ
عیشکا جب زمانہ یاد آیا
کہ گریبان چاک چاک کیا
بیٹھ کر ران پیرون رویا کئی
نہ ہی سانس لینی کی طاقت
دکھ کلش جو کوئی کرتا تھا
زخم پر زخم سینہ کہلتے تھے
دلکی آفت سی رونی لگتے تھے
نزع تھی پیاس سے مرتی تھے
تپتی جب بیقرار ہوتی تھے
تھی تصور مین جو وہ سمری بال

حالت دل ہوئی کمال تباہ
تھی ہم آغوش قبر کی حسرت
کنج مرقد تھا خانۂ تاریک
سینہ پر داغ غمکدا دلکا
دل پکڑ کر لی بیٹھ جاتی تھے
نالی کاشتہ وہ سی تھا آہنگ
غم نی سر سی اپنا یاد آیا
قہر کا نالہ ورد پاک کیا
دم لگا گھٹنی جان کھویا کئے
بات کرنی کی کسکو تھی طاقت
دلمین اک خار غم گذرتا تھا
داغ رہ رہکی تازہ ہوتے تھے
دمبدم جان گھولی لگتی تھے
کہ تصور مین وہ گذرتی تھے
آنکھون مین شکل یار پہرتی تھے
دل کی آئینہ مین پڑتی تھی بال

خون میں ڈوب گئی چھاتی ہاتھہ — منھ پہ سہری کی جا جراحت ہی
ہی قاسم نہ دیکھی تخت کی رات — تخت تاراج ہی گئی نوبت ہی
ہی دولہا تو جان ہی پہ بنی — کیسے بگڑی بنی کی قسمت ہے
نئی بیاہی کو ایسا سوگ نصیب — دیکھی جاتی نہیں وہ حالت ہی
شاہ کہتی تھی روئیں کس کسکو — کچھہ مصیبت سی یہ مصیبت ہے
ایک باقی رہا نہ یار و عزیز — سامنے اک اجل کی صورت ہے
ہوئی ٹھنڈا اثر ترب کی ہوا — کیسے کی جانکنی کی نوبت ہے
جسطرف دیکھوں ہی کسیکی لاش — کسی جانب کسیکی تربت ہے
ہوا اصغر کا پالنا ہی عبث — اوسکو گہوارہ آج تربت ہے
مانگا پانی تو آگ چھیکو دی — کیا غضب ہی یہ کیا مصیبت ہی
ناز و نعمت میں تھے عدو ہی ہے — یاں توکل ہی اور قناعت ہی

عفو میں اسکے جرم سب بھر
گیا و لائی شہ ولایت ہی

حد سی گذرا جو اضطراب اپنا — ہو چکا سینہ جب کباب اپنا
طاقت و تاب خاتمے سے نہ ہی — یاد خنجر خود فراموشی نہ رہی
صبر نے یک بیک کنارہ کیا — دامن ضبط پارہ پارہ کیا

ننگ و ناموس کا نہ ہوش رہا
ہر طرف سب سے جھگڑ و ش رہا

گئی آگے جنون کی حد سی سوا
ہو گیا شورش تو دو چند سی سوا

چاہی سر پھوڑنیکا قصد کیا
کبھی دم توڑنیکا قصد کیا

یہ کبھی دلمین ولولہ آیا
جوش پر دل کا آبلہ آیا

کہ نکال اونکو لائی گھر سے
شرم کیا خلق سی خطر سے

گر رضی ہون اونکی مان سہی
گر نہ اچھا کہی جہان نہ سہی

ہون جو دشمن عزیز اونکی تو ہون
ستر حمایت سی ہو لی جو ہون

مین وہ اشراف اگر تو ہولی وہ
ہملو بھی لڑکی جان کھولی دو

ایڑیان کیون رگڑ رگڑ مرسے
ایسے پڑ مرلی سی تو لڑ مرسے

تجھی پاس وضع تا کجا
اس تحمل کی انتہا بلبا

پاس ناموس کیا ملا کرکے
مرگئی رنج اوٹھا اوٹھا کرکے

سمجھے پھر دور عشقبازی سے
راہ و رسم و خاطرازی سے

کچھ چاہا کہ سمجھے جو ہمسر
پھر کہا تیغ کھینچ کے جو ہمسر

گلا ریتا تو کر کرسے ہوسکے
بار تیغ عشاق مین تیری ہوئے

لازم اسباب مین تامل سے
عشق صبر کی تحمل سے

ہوش جو کچھ ہو آگی یار کی ہو
عشق جب قابل اٹھا سکے ہو

کہ چلی یون دیکھو دل یار سے
کہا دل سی اپنی کہا یہ چل یار

انکو بلوائی بہانے سے
لیجی منہ بہر کی جالی سے

سوچی پہر یہی دل اونکا ہے
کہ اثر عشقکا ہے او جاں ہے

تہا جو وہ ربط ظاہری انکا
تہا وو سب ضبط ظاہری دلکا

تو عبث اون پہ جان دیتا ہی
اپنا خون اپنی سر پہ لیتا ہے

کہین الفت ہوئی زبر دستے
جیاہ یون کسنے کی زبر دستے

ا ری باندی کا یہ بہی سودا ہے
عشق یون ہی دلونین ہوتا ہی

تہی پہلے کوئی محرم راز
ہوشیار و فہیم و ہمدم راز

تا کہی اونکو حال سے آگاہ
اوسنے کہے ہو قیل و قال سی اگاہ

دی یہ تنہائی مین اوسی کو خبر
یون وو جائی نہ کسیکو خبر

جسطرح آئین ساتہ پہر لائی
جذب دل یا تہون ہاتہ پہر لائے

یہ ہجوم الم مین نامہ لکہا
سر بسر بس اوتہا کی خامہ کہا

نامہ

ای دل وجان عاشق شیدا
جان و ایمان عاشق شیدا

صدقی ہو عاشق جفا انگیز
لی بلا تیرے یہ بلا انگیز

دور شمس و قمر ہے جب تک
تم سلامت رہو صنم تب تک

اشک خون متصل ہین انکھو ن مین

سوز دل شمع سان زبان پر ہے

دل مردہ کو اپنی روتی ہین

استخوان تک ہین اپنی جا جلی

اشکباری سی غم کی ہی بوچھار

ابر تیغ ستم کی بارش ہے

قلق و درد و غم ہین صدمی ہین

سینہ مقتل ہی ارزوؤن کا

دل مین جو داغ شوق دیدی کی ہین

مار گیسو کی دہن ہین سانپ بنا ہے

یاد دندان ہین واڑہین مارتے ہین

گل و عارض پہ منہ کوٹتی ہین

جان ہین چھاتیون کی جلتی ہین

لب بھولی سے آہ اٹھتی ہین

خالی اغوش پہ بھر آتا ہی دل

اڑتون صورت رہتی آتی ہے

اشک کیا لخت دل ہین انکھو ن

حال کا اپنی نوحہ ازبر ہے

لاشہ شوق دفن ہوتی ہین

پسلیان تختہ فشار جگر

دل پہ تیر الم کی ہی بوچھار

آب پیکان غم کی بارش ہے

دل کی دھڑکن پہ اور دھڑکی ہین

شک رگون پر کٹی گلو کا

سر پہ لشکر شہیدی ہین

لوٹتا دل پہ سانپ کالا ہے

تکو بیہوشی مین پکارتی ہین

خار غم کانٹون پر گھسیٹے ہین

سینہ سہلاتی ہاتھ ملتی ہین

اوٹھتی ہین تو کراہ اوٹھتی ہین

مثل مذبوح تڑپڑاتا سینے

اور حالت یہ دی جاتی ہے

گہری اسس سی ہی تیر نوبت — یہ بدیکھی توئی بستر پہ بت
ہولتی سانسین بس اب تو آئی ہین — نبضین ہر بار ڈوبی جاتی ہین
ویکھی والی ہچکین مارتے ہین — قیس و فرہاد جان ہارتے ہین
میری صورت سی ہی جنون ہوتا ہے — حال ہر لحظہ سے زبون ہوتا
شکل دیوار صورت غم سے ہے — چشم روزن ہی مجہپہ پرنم سے
نامرادی کی زندگانی سے ہے — موت کی ہی مراد مانی ہے
چاہتین ہین کہ جلد اجل آئے — موت للہ ہر محل آئے
یہی ارمان ہی کہ جی سے نکلے — کہین ارمان اب ہی سے نکلے
کہین یارب عذاب سی چہٹا ہین — ایسے حال خراب سی چہٹ جاہین
ایسے جینی سی موت بہتر ہے — جان دینا ہی ایک جوہر ہے
تنگ آئی بہت زمانی سے — اب نہین ڈرتی جان جانی سے
زہر ساغر مین گہول بیٹہی ہین — آپ قبر ابہی کہول بیٹہی مین
خوب کی سیر باغ ناکا سے — لی جاتی ہین داغ ناکا سے
آزمایش تمہاری چاہ کی ہے — حسرت اس دم نکل نکالی ہے
دیکہنا ہی تو ساتہ ہی آؤ — ایسے قاصد کی ساتہ ابہی آؤ
ورنہ زندہ نہ مجہکو پاؤ گے — داغ ماتم مرا اوٹہاؤ گے

او ما تا و یا د کیون با لکا ۔ لیا کام اوسنے دشمن جان کا

اب سلامت جو کلو پائینگے ہم ۔ نہ قدم بی رضا اوٹہائینگی ہم

اس سی پہلی نہ کیون بلایا مجہے ۔ ہائی خود کیون نہ یہان آیا مجہے

حشر مین بہی خجل رہی جو ہر ۔ تیسے ہم منفعل رہے جو ہر

بیٹی بیٹی جواب مجاور میں ۔ نہین اوسہی کی قبر سی ہٹکر

ہم بغل گر نہو کی سوئینگی ہم ۔ قبر ہی سے لپٹ کی روئینگی ہم

عشق تجہہ بہی نہ آہ راس آیا ۔ جانون ہی کا ہمین ہراس آیا

اپنا صدقہ مجہی بہی یا خالق ۔ وہ جہان ہون وہین بلا خالق

تو ہی او سدم نہ اتنا تہا غمخوار ۔ پوچہتا اوسے ہو کی تا غمخوار

مطلع فارسی

ہا من گریہ تو در غم نیست ۔ دانہ اشک نقل ماتم نیست

تو قاصد یہان تہا ایسا ۔ تہا فنا فی الرسول گویا مین

نہ تہی کچہہ غرض و دوا ہو مجہے ۔ آگئی او سدم مسیح کیا ہو مجہے

دم مین دم آیا اوسنے الٹی ۔ بچ گئی اپنی جان جانی سے

گل عارض کی بو سونگہائے مجہے ۔ ہوش مین جہہ پری و ولائی مجہے

رکہہ لیا میری سر کو زانو پر ۔ ہاتہہ پیرا جبین دا ہر و پر

ابھی پہلو مین لیلی زندہ تھی
نوش داروی لب کھلائی مجھے
جان مرلب سما گئی تن مین
آپ مین پاکی تب یہ مجھسی کہا
ایسا ین نئے گھر بٹھا رکھو نہ
نہین کلفت مین جان جاتی ہے
اور مہمان کوئی دم کی ہین
تیری الفت مین مرتی ہین جو ہر
دی نہ تسکین تو اب رو رو کے
ہی تیری طرح جان پر نوبت
ہوک اوٹھتی ہی بیٹھا جاتا ہی دل
جل رہا ہی بدن تب غم سے
جان گھل گھل کی دیتی ہی کب تک
دل کٹرہاتی ہی لاگ الفت کی
چوٹ دل کی کہی نہین جاتے
اور چھپاین سینہ تاب نہین

پھر زبان منہ مین دیکی زندہ کیا
بوسون مین عیسوی وہ مجھے
روح پھر اپنی آگئی تن مین
چھپ کی آنی کا حال کہکی کہا
زندگی ہو اگر بٹھا رکھو نہ
غم و حسرت مین جان جاتی ہے
صدمی دل پر ہین داغ غم کی نئے
ہم پہ جی سی گذرتی ہین جو ہر
نہین رو رو کی جان کھوتی
نزع سی بی تو ہی تر نوبت
اپنی پہلو سے نکلا آتا ہی دل
داغ دل مین سوا جہنم سے
لہو کی گھونٹ پیجئی کب تک
پھونکی دیتی ہی آگ الفت کی
لگی ایسی سہی نہین جاتے
دلسی آہ ہی سوا کباب ہین

کیا مجھے نزع مین اوس پہ چھڑکا ہی
زخم پہ جیسے نمک ہی چھڑکا ہے

سب گوارا کیا تمہاری لیے
چھوڑی اب اقربا تمہاری لیے

سوجھ ہوئی ہو چار ہین کہدین
جان دین پر ہزار ہین کہدین

چلی آئی تو کیا برائی ہے
اوسکی ہین جس سے آشنائی ہے

جان و مال اپنا اب تمہارا ہی
ہم تمہاری ہین سب تمہارا ہے

اب نہ اس گھر سے پاؤن نکلینگے
لیکن باہر نہ جاؤن نکلینگے

دیکھنے والی اب جو آئینگے
سامنی اب نہ ہم تو آئینگے

سنکے یہ زندگی کی آس ہوے
دیکھا جب قربت جو اس ہوے

جان آئی جو وہ مسیح آیا
زیست پائی جو وہ مسیح آیا

ونگی باتین ہوئین دم عیسے
ہوگئی مجھکو ہمدم عیسے

آنکھین کھولین نظر کو چار کیا
خوب ویسے لگا کی پیار کیا

دیا صدقہ اک زمانی کو
دل عطا انکو پان کھانی کو

طاقت آئی حواس و ہوش آئی
پھر وہ ایام بادہ نوش آئی

جانکی درگاہ مین ہوین قسمین
قول و اقرار کرکی لین قسمین

دل ملا بولو یہان قرآن
ہی حمائل کا درمیان قرآن

اللہ تعالی کا نام لیو سکے
دل امڈی [illegible] کا تمام لیونگی

اب جو وعدہ یہ بھول جائینگے ہم
کہا مینی کہ صیغہ پڑھوا لون
بولی کیون اسمین کیا قباحت ہے
قبلہ و کعبہ کی گئی گھر مین
کہا اغیار پر تبرّے کو
صیغہ پڑھوا لیا جناب سے پھر
نقل شیرین تھی اشک شادی کے
اوس امام زمن کی برکت سے
حظ دعوت وہان بڑا اوٹھا
ڈومنی کی جہان تباہی سبات
ساری بجیا بجا ہوئین رنگریز
لائی اپنی یہان بٹھا رکھا
لطف حاصل ہوئی جو تھی وطر
وصل اوہون پیر کا ہی کی رنج
ہی وصال اپنی یار جانی کا
اوس پری رو کو گھر بٹھا لیا

منہ قیامت مین کیا دکھائینگے ہم
رند ہون نام شرع پر کیا لون
کبھی باہر جو ہون تو لعنت ہے
عقد کروا دیکی بیگمی گھر مین
سمجھے نیک اوٹھی بیبی کہنے کو
چھٹی ہر حال مین عذاب سے پھر
پھول چند سی بامراد دیکھے
چھٹ گئی جھگڑے سی مصیبت سے
خوب سسرال کا مزا اوٹھا
نو جگہہ کی وہمنی کھائی نبات
کھیلسوتی ادا ہوین رسمین
پھر دکان پر یہان بٹھا رکھا
رونق افزا ہی یار محفل مین
کسکو ملتی ہی ایسی شی بے رنج
دور ہی جام کا مزا لے کا
سارا ارمان دل نکال لیا

میری خاطر سی گیا برا ئی مراد
جو نیازین مرادین مانی تہین
فاتحہ جام پر دیا جم نے کا
خوب ہی سی چھکا یا رندونکو
دہوم سے بزم کی حسینو پائے
جم کی جلسون مین ناچ رنگ رہا
نام پر قیس و لو وئن کی دیا
بہوکی پیاسون پہ کچہہ رعایت کی
کچہہ اسیر قفس کئی آزاد
صدقی مین کچہہ رہا غلام کئے
کہین آزاد و لنکا پیالہ کیا
مسجد و میکدہ کی طاق بہرے
رت جگی رحم وان پہ راتین ہوئین
پہر لگی ہی پیالی بہر و اسطے
حاضری کی علم چڑہا ئی گئے
لطف بڑی کی سنتن اد ترین

دل کی السد لی والا ہی مراد
وہ ادا کین جو دل مین ٹہا لی تہین
خوش کیا دل تمام عالم کا
جشن عشرت دکہا یا رندونکو
دعوتین بہجین نازنینو نکو
جام دور ہی فرنگ رہا
راہ مین کچہہ نل اور دمن کی دیا
نذر شیرین سبیل شربت کی
دل گرفتہ ہو کر دہی ازاد
سیتی چہڑوا ئی خوب نام کئے
شاہ مینا پہ کچہہ حوالہ کیا
نقل اور ہی سبھی سبھا رواقہ پہر
وان ستون مین جدائی راتین ہوئین
خوب بانٹی نیازین کر والی
چلے درگاہون مین بڑہا لی
جو جو تہین سارہی منتر اوپن

ہی تحفہ جو اور ہی منت
بار ہی ہوا دی شہیدوں کے
مدتوں تک بٹا کئی لنگر
خضر کی راہ میں جلا ہی چراغ
نا اوپر آب جالی دریا میں
ہاتھوں سے سب یہ بات ہوئے
مرت دل کی وہ مبارک باد
او مبارک ہی وصال صنم
مژدہ یا کمال حسرت سے
رہی اسی روز کی سدا روز رہے
راحت جان و دل سے کام رہے
ہو مبارک سدا یہ شادی وصل
عیش و عشرت کا دن نصیب رہے
یار دیتا ہے لو مبارک جام
جام بر کف بغل میں یار رہی
شگفتہ کلی دل کے

ایک اک سب ادا وکی سنت
سیروں کردی نذر یدہ کی
ایک سر رشتہ پر وہی لنگر
سینے تھے یالی میں تر ایک گھڑ
بڑی لیکر چڑھا ہی دریا پر
عید دن رات شب برات ہوئے
دولی عشرت ابھی مبارک باد
رہو پروانہ جمال صنم
لو نوید نشاط وصلت ہے
رہی ایسے گھڑی شبا روز رہے
نشہ کام دل مدام رہے
رہی دائم بپا یہ شادی وصل
ہم بغل رات دن حبیب رہے
اوسکے ہاتھوں سے ہو مبارک جام
شاہد عیش ہمکنار رہے
نکلے زور آرزوئی دل سے

مصحف رخ سے دی ہوا مجھکو
منتیں اور رعنائیں ہونی لگیں
لی تکلف ہٹ گئی بیچ سے مجھسے
لگی جلانے اوسکے ایک کو ایک
عارضہ کیا کیسے تھا ہول سے گئے
اور اخلاص و اختلاط ہوئے
کہہ کیا طرفہ شعبدہ طب کا
اونکو بتلاتی ساق پای حمام
شافہ رکہتی ہی بنگی کو رہے
پہر اوسپر گو کہ احتیاج نہ تہے
لیکے نسخہ یہ آزمائی تو
ایک لیکر ورل کا مہرہ پشت
پہر جو مصروف وقت کا رہا
لطف ہین الفت و محبت سے
اسی کہتی ہین لطف ناز نیاز
جذب کامل سی ایک دل ہین

دی کہین خاک کربلا مجھکو
سرو زانو پہ لیکے رونی لگیں
لیں بلائیں چمٹ گئی مجھسے
دونون فرحت ہین لای ایک ایک کو
خط دل یا وا آیا ہمدل سے گئے
حد سے بڑہ بڑہ کی ارتباط ہوئے
ہی عجایب یہ تجربہ طب کا
سوختہ سا ہی سرمہ سیاہی نام
جیسی تہے باکرہ سے کوری
کچھ کبھی حاجت علاج نہ تہے
شعبدہ اک نیا وکہانیکو
خود کمر پر وو باندہا مہرہ پشت
تماشا شور و غل ہزار ہوا
مزی حاصل ہین سب طبیعت کے
دیکہیں عاشق یہ حسن و ناز
ذوق دنیا کی ساری حاصل ہین

ہو دہی شوخیوں میں مشہور ہیں
رکھتی ہیں ہاتھوں پر وہ دل میرا
شغل بوس و کنار رہتا ہی
ٹھاٹھ ہر دم بدلتی رہتی ہیں
وضع داری سے رہتی ہیں مشہور
جوبن آتا ہی جوانی پر
سو ایسا کوئی سنگار نہیں
حسن انکا بنا ہی رہتی ہیں
بوسے لی بانکی مجھکو دیتی ہیں
خوشی سے خاطر کی میری کرتی ہیں
ہاتھ چھاتی سی کہ لگاتی ہیں
وصل سے شاد رکھتے ہیں
باہیں گردن میں اب ڈالتی ہیں
گالسے گال ملتی رہتی ہیں
بیٹھتے ہیں اداسے پہلو میں
رکھتی ہیں منہ کے پاس منہ اپنا

میری خاطر کمر کسے رہتی ہیں
وہاں رہتا ہے متصل میرا
رات دن چاہ پیار رہتا ہے
اک ادا سے سنبھلے رہتی ہیں
باتیں دلچسپ کہتی ہیں شب و روز
شوق دل روز ہی ترقی پر
الغرض ایسا وضعدار ہیں
اور ہی دل لبھا ہی رہتی ہیں
کام دل ہر طرح وہ دیتی ہیں
دم مرا ہر سخن میں بھرتی ہیں
لگی بغلوں میں گدگداتی ہیں
رات دن بامراد رکھتی ہیں
آرزوئیں طلب نکالتی ہیں
دل خوشی سے اچھلے رہتی ہیں
دخل کیا ہی شکن ہو ابرو پر
منہ سے سونا مٹاتی منہ اپنا

چومتی ہیں ہتیلیان میرے
دل ملی ہین خوش ساری باتونسے
لیئے اسہ پاس رہتاہے
خطر اپنی میرے لگاتی ہین
میرے دلجوئی کا ہی دہیان اونہین
مجھکو ہر بات مین ستاتی ہین
جلتے ہین بس میرے اشارونپر
اپنی پہلو مین یار رہتاہے
لوٹین سو ناچ کی پہلوپر
اس سی رہتی سینہ بر سینہ
لی ہر دم ادا سی شوخی ہے
اپنہ منہ کی اکی لاتی ہین
کاہ اپنی زبان پہ لاکی اوگال
دل لبہاتی اپنی مکر رستی سے
میری ارام سے سدا ہی کام
شوقی میں سے حقہ پینی لگی

دابی ہین کلائیان میرے
ہوتی ہین خوش ہماری باتونسے
میری خاطر کا پاس رہتاہی
لطف سی پیش ہردم آتی ہین
نہیں اسکے سواہی دہیان اونکو
خود بخود دکہا مسکراتی ہین
اب فرشتہ [illegible] ما و یار
گرم بوس دکہار رہتاہے
ہاتہ لغلونمین کہتی رانونمین
ارزو دل تاکہی تکمر سینہ
بات جو اوسکی ہی نرالی ہے
صورت اپنی میرے ملاتی ہین
منہ مین لیجاتی ہین دکہاکی اوگال
اک بہانہ کی فکر رہتی ہے
لئے ہین اس سی کیا سواہی کام
دم مرا بہر کی اب جینے لگی

شوق بسمل میری حقہ پینی لگی | دم مرا بھر کے آپ جینی لگی

مگر اسکے کام کو ذرا سر سے | چھپ پڑی نظم یہ غزل کرکے

غزل

ولولہ دلکا روز افزوں ہے | ہوس وصل میں جگر خوں ہے

جلد آؤ کہ گو تسلی ہو | حالت دل بہت دگرگوں ہے

اللہ اللہ تو یہ نور کی شکل | قدرت حق ہی شان بیچوں ہے

تم وہ گل ہو کہ جیسی کو تمہیں | دست لالہ میں جام افیوں ہے

ہے نظر میں پتلا ہوا اسکے | کسقدر قد یار موزوں ہے

رخ رنگین کی گل میں دیوانے | قد بالا کا بید مجنوں ہے

جانکنی سے دل خون دلکے ہیں وان | چشم خوں بار چشمہ جیحوں ہے

زندہ یا اوس دن سے میں معدوم | نہیں کہلتا عجب یہ مضموں ہے

روز رہ مثل مہدی ہے مشتاق یار | جیسے دہلی وہ جعد مشکوں ہے

خاک ہے زیست کا مزا جو ہو | وہ نہیں جسپہ طبع مفتوں ہے

پھر وہ فی الفور آئی پہلو میں | نہیں دیکھا اثر یہ جادو میں

ہے یا رب دلوں میں چاہ رہے | عمر بھر بس یونہیں نباہ رہے

وہ ہی بلقیس میں سلیمان ہوں | جشن عشرت ہی روز سلطان ہوں

ہوں میں شاہ میں عشقباز [illegible] | شاہ دیدار [illegible]

ہمیہ فضل خدای عادل ہی — لطف و احسان اوسکا کامل ہی

سبب تصنیف

ہی جو آتون ہی اونکے موزون طبع — اونکی بہی شعر پر ہے مفتون طبع

ایک دن مجھسے کی یہ فرمائش — ہی کچہہ اونکی سے یہ عرض خواہش

کہ ہمارا اور اپنا حال لکھو — و تمہیدا الفت کمال لکھو

عشقبازون کا جو شمار ہے — یہ فسانہ ہی یادگار رہی

صاف سمجھین جو ہم زبان ہو — سنکے دل شاد ہو بیان ہو

ایک جلسے مین پڑہکیا حال — عشق و الفت ہی ہمارا حال

سنکے مسرور بہر کمال ہوے — ہوگی خوش مہربان حال سنکے

بولی کیا کیا کہا خدا کی قسم — کتنا اچھا کہا خدا کی قسم

کیتی قید ردیف اچھی ہے — واہ کیا بات یہ انکی ہے

کسقدر بہر دیا مزا اسمین — ذہن کیا خوب لڑگیا اسمین

ہاتہہ چومی یہ جلد لکہا ہے — یاد ہی یون محال لکہنا ہے

ہنی جب ہنسکے اک سلام کیا — بولی پہر مسکراکی کلام کیا

پہر اشارہ کیا یہ آنکہون سی — کہ سلام اب کیا یہ آنکہون سی

بولا میں وصل دو صلا مجکو — اک انگوٹھا دکھا دیا مجکو

بوسہ ہر شعر پہ صلے مین دیا — وصل پہر عمر بہر صلے مین دیا

گلے لگا کر کیا نہال مجھے — خوب سا کر دیا نہال مجھے

جوہر عشق نام اسکا ہے — اونکی فرمایش اونکا کہنا ہے

ہی حقیقت مین امتحان قلم — دیکھیے تھی فقط زبان قلم

دیکہو جو گوہر تعشق ہے — مثنوی جوہر تعشق ہے

اوس مین مضمون لکھے تازگی ہو گئے — وہ پسند اپنی مثنوی ہو گئے

متعجب ہین لوگ بدظن ہین — دوست سنکر یہ حال دشمن ہین

آپ ہم کہلکے ہو گئی بدنام — عاشقے مین کہلے نہ تھی بدنام

خاتمہ خیر اسکا اب لکھین — جہوٹ سب سمجھین ایسا اب لکھین

خاتمہ گہر ہزارین عشق مجازی سے

ہو سخن ساز کتنی ہی جوہر — سحر انداز کتنی ہی جوہر

کسقدر گرم ہی بنائی بات — لب لطیفے سے ہی یہ خالی بات

جہوٹا افسانہ ویسے ڈہلا ہی — دل ہی قالب مین گویا سانچا ہی

بات کیا سچی جوڑ کر بولے — جہوٹ بولی تو اسقدر بولی

اجی لاحول موت سر پر ہے — ایسے باتون سے توبہ بہتر ہے

ای بازآ ای عشقبازی سے — سخن الفت مجازی سے

عاشق شاہد حقیقت ہیں ۔ محو ذکر و خیال وحدت ہیں

ختم بر مجاہد بادشاہ ظل اللہ حضرت سلطان عالم محمد واجد علی شاہ خلد اللہ ملکہ و سلطانہ

آرزو اب ہی شہ کا ہوں شاگرد
اس شہ رشک مہ کا ہو شاگرد

اوسی بہتر نہیں کسی کا کلام
نہیں ہوتا یہ آدمی کا کلام

ہوں الہام اوسی تو زیبا ہے
سچ ہی بالا کلام شہ کا ہے

ہیں ملک پر ملک کلام ہیں وہ
عالم علم خاص و عام ہیں وہ

نہیں کچھہ لازمات شاہی پر
ہیں وہ قادر ہر اک کماہی پر

فی الحقیقت وہ جان عالم ہیں
جان و روح و روان عالم ہیں

حسن کیا جلوۂ الہی ہے
صورت زیب بادشاہی ہے

عالم اونکی ادا کا بسمل ہے
اونکی قبضے میں کشور دل ہے

حکمران ممالک جہان ہیں
سچ یہی غیرت سلیمان ہیں

صدقے ہر یاں ملک فریفتہ ہیں
شہ کی سب تا فلک فریفتہ ہیں

شہ کی دیکھہ حور عین تجھکو
آفرینندہ آفرین تجھکو

تیغ ابروی شہ جو عریان ہو
آپ آکر خلیل قربان ہو

حسن [illegible] کی یہ ذلیل ہوا
وہ دنار حسد خلیل ہوا

جو بادشاہی آئی سرزمین میں بیٹھے
فقیر خالی زمین جو آئی بس بین بیٹھے
گلیم سایہ وری کی تھی عوض در پر

پری ہے صدقے کہ اس طرح کی تبسم بیٹھی
سفید شرم سی ہو رخ اگر تم دیکھے
عوض ہو مثل زلیخا جو اٹھ پھر بیٹھی
تمہاری یوسف رخسار کو اگر دیکھے
درود پڑھنی لگی آئینہ پیمبر پر

یہ اشک گرم اگر ہکی تیری ڈھل لگ آئے
تیری لگی پھول کو باغ خلیل دم مرجھایا
جلا دیا مجھی سوز فراق نی لو آئے
وو گرم خون ہی میرا اگر زرا ابھر جائے
پسینا ہو کی نکل آئی آب خنجر پر

تمہیں جو ہوئی محبت تو جانتی پیارے
ہزار طرح کی ہوئی ہین عشق میں شکوے
خفا نہ ہو جو کہا میں بدگمانی سی
کسی نے آنکھیں چھپائیں کیا تمہارے لیے
گمان یار نگہ ہی جو یار سے تیر پر

یہ وو ہی دگر نہ جیسکا زبان لائے
مژہ یہ دیکھلے برگشتہ دل نہ آ جائے
کوئی اس ولی جیسی گلا نہ کٹوائے
تری مژہ کی صف خط میں لکھی جائے
پھری اجل کی چھری گردن کبوتر پر

لڑائیں اونسے تو میں سیں انکھیں
نگہ جو غیر نے ڈالی نکال لیں انکھیں
نہ جا [illegible] لی ہی چلا [illegible] سی [illegible] ین انکھیں
وو بدگمان ہیں کہ خط دیکھ بند لیں انکھیں

پہنچائی بازی کی لو نے سر کبوتر پر

نثار تم پہ ہیں سب شاہدِ بہشت حسین | فرشتے تم میں ہیں لطافت تمہارے

نہیں ہے غیرتِ گل تم سا نازنین تو کہیں | عیاں جبین سے ہے رنگِ گل ہو مثلِ جبین

جو پاؤں رکھو تم ایمان جان گلِ تر پر

وہ ہم ہیں عاشق جاؤ کے جیتے جی نہ گئے | کسی طرح سے جدا ہم کسی کی نہ گئے

ہزار رنگ کی تدبیریں تیری نہ گئے | ادھر آؤ ادھر رہے گھری میں لپٹ گئے

برنگ سایہ ہیں دیوار پر کبھی در پر

ترا مکان ہے کیا میری لقا و حبیب | نہیں بہشت ہے اس قصر سے یہ الحبیب

صفائے حسن بنائی ہے کیا یہ جاذ نجیب | جو آیا جا نسکا ہے یہ گھر ترا و حبیب

پڑی ہے سایہ کی مانند چاندنی در پر

خدا کا بندہ ہوں حق نے خدا کرے الظالم | جفا جو کی ہے تو اتنی وفا کرے الظالم

لے میرا نام لیا کر بڑا کرے الظالم | خطا شباہ شہیداں عطا کرے الظالم

ہمائی تیغ کا سایہ کرا میری سر پر

نہ پوچھو دوستو جو کچھ ہوئی ہے مجھ سے خطا | ہیں اپنی جان حزیں کا ہوں دشمن اب بپا

پھنسا ہوں سخت مصیبت میں آہ واویلا | غضب ہے اللہ بت سنگدل لیے لے آیا

خدا بچائے کہ شیشہ گرا ہے پتھر پر

بعید ہی یہ نوازش سے ہی یہ جان کھونا
پہنچ لی آہ وہ محروم اسقدر تو نہو

پھری ہی پھیرو دگردن پہ گر جواب ہو
نگاہ تھی ایجان نامہ بر پہ کڑی

کبھی تو باز کو چھوڑو میری کبوتر پر

اوگی جو سبزہ تو ہی لطف سطح گلزار
بہار گل نہین کھوتی ہی نوک نشتر خار

نہ فرق اک سرمو آیا حسن مین نہار
ہمو وہ خط یہ وہی صفا عارض یار

غبار آئینہ ہی خاطر سکندر پر

نہو سکے گا بیان کیون چلی ہی فصد یہ
یہ دم بدم تو ہین کھلتے رہی فصد فصد

نہین کچھ آج ہی یہ لیگئے ہے فصد فصد
نہ پوچھو وحشیو نسی کیون کھلے ہی فصد یہ

یہ خون چکان ہی حکایت زبان نشتر پر

تمہاری واسطے کھوئی ہی اپنی ہوش و حواس
خدا ہی سر کی وحشت جان کا گر ہراس

جو اس کلام کا صاحب سخن فہم ہو پاس
نثار کرتی ہین آو یکھو جان نثار کی آس

گلے تو آپ کے خنجر یہ سر کو ٹھوکر پر

کچھ اب دلکو ہی وائی خام ہونیکا
کہ نا خریدہ ہی شاہی غلام ہونیکا

ہر ایک کشتہ ہی یہاں خاص عام ہونیکا
ہوا ہی خواب چلو نکو نام ہونیکا

ہمیشہ طالب رحان دیتی ہین زر پر

نکالی میان سے جو تو کر جا نہ جیب تیغ
نہ ایسی آنکھ سے دیکھی نہ فرق ملک نے تیغ

بڑہا یا رتبہ او تہا ئی شوخ شنگ نے تیغ | لگا ئی دلت پہ محبوب سبزہ رنگ نے تیغ

خضر نی نا و چڑہا ئی ہی آب گوہر پیر

مری سخن کا خدا سے اگوا ہ کیا ہے صفا | خجل ہی آینہ ا ئی رشک ماہ کیا ہی صفا

تہہ کبہی نہیں سلتی نگاہ کیا ہی صفا | تمہا ری قصر مصفا کی واہ کیا ہی صفا

پہسل گئی سایہ دیوار گہڑا در پر

تمام چیزیں ہیں فانی نہیں ثبات اصلا | گری جو اسپہ نگہ کوئی وہی بچا

یہ عین سے گہرے ہی جو ہو خیال بقا | حباب وار ہی آمادہ فنا دریا

صدف کو نار عبث ہی طلسم گوہر پر

ہوں جو طایر روح اسکو میں تو ہی بہا | لہ لیجلا ہے خط اک جان جانکو مثل صبا

لگا لی سینے سے مانند دل یہ بیٹی تہا | نیاز نامہ چلا لیکے نازپرور دا

کہ مضمون کی ہی جو لی سر تحریر

وزیر بہا ئی نکلی تہی سب ہمیہ ری ہوئے | کلام راست ہی جوہر کا یہ علی ہوتے

پیمبر اور نہو تا کوئی ہی ہو تے | وزیر بعد نبی مرتضی نبی ہوتے

جیند مادہ کا نہو تی ختم نبوت اگر پیر | تاریخ شد

تاریخ ستادہ سے دوم راجہ بہار | رسے لعل بہا در خلف افتخار الدولہ

افضل الملک مہاراج میوہ رام بہادر صلابت جنگ